

Published:
September 30, 2026

Sustaining Learners' Enduring Connection with the Qur'an in the Hifz and Nazrah Department within the Modern International Baccalaureate School System: A Scholarly and Practical Framework through Contemporary Mentoring Approaches and Strategies for Addressing Learner Disengagement

ماڈرن ایرا (آئی بی سکول سسٹم) کے شعبہ حفظ و ناظرہ میں لرنرز کی کلام اللہ سے پائیدار وابستگی: مینٹورز کے جدید عملی اسالیب اور تدارک
عدم دلچسپی کا علمی و عملی ماڈل

Abdul Rehman

Ph.D. Scholar, Department of Social Sciences, Superior University City Campus, Lahore

Email: aabdulrehmanstars@yahoo.com

Dr. Ali Akbar Al-Azhari

H.O.D. and Professor, Department of Islamic Studies, Superior University, Lahore

Email: ali-akbar@superior.edu.pk

Abstract

In the modern educational era, Quranic education, particularly the fields of Hifz and Nazrah, faces new challenges due to changing learner behaviors, digital influences, academic pressures, and evolving educational expectations. This research explores the development of a balanced educational model for fostering sustainable attachment of learners with the Qur'an within the framework of the International Baccalaureate (IB) school system. The study examines the compatibility between contemporary learner-centered educational approaches and the spiritual, intellectual, and moral objectives of Quranic education.

The research highlights the significant role of mentors as facilitators, guides, and تربیت providers who can enhance learners' emotional connection, motivation, and long-term engagement with the Qur'an. It analyzes the importance of modern pedagogical strategies, including technology integration, activity-based learning, individualized guidance, continuous feedback, and psychological understanding of learners. The study further identifies major factors contributing to learners' lack of interest, such as reduced motivation, limited personal connection with Quranic teachings, and inappropriate instructional approaches.

Based on Islamic educational principles and modern educational theories, the research proposes a comprehensive framework that integrates spiritual development, conceptual understanding, and practical application. The proposed model emphasizes that Quranic learning should move beyond memorization alone and promote reflection, character building, and lifelong commitment to the words of Allah. The study concludes that a harmonious integration of traditional Quranic values with contemporary educational

Published:

September 30, 2026

methodologies can create an effective and sustainable system for Quranic education in modern IB school environments.

Keywords: Quranic Education, Hifz and Nazrah, International Baccalaureate System, Mentor-Based Learning, Learner Engagement

تمہید: جدید تعلیمی دور میں شعبہ حفظ و ناظرہ کی اہمیت اور موجودہ تقاضے

موجودہ دور کو علمی، سائنسی اور تکنیکی ترقی کا دور قرار دیا جاتا ہے جہاں تعلیمی اداروں کے مقاصد محض معلومات کی فراہمی تک محدود نہیں رہے بلکہ طلبہ کی فکری تربیت، شخصیت سازی، اخلاقی نشوونما اور عملی صلاحیتوں کو بھی بنیادی اہمیت حاصل ہو چکی ہے۔ جدید تعلیمی نظریات اس بات پر زور دیتے ہیں کہ learner کو صرف معلومات کا ذخیرہ فراہم کرنے کے بجائے اسے ایسا ماحول مہیا کیا جائے جس میں وہ علم کو سمجھ سکے، اس سے تعلق قائم کر سکے اور اسے اپنی عملی زندگی میں استعمال کر سکے۔¹ اسی تناظر میں قرآن کریم کی تعلیم، بالخصوص حفظ و ناظرہ کا شعبہ بھی جدید تعلیمی تقاضوں کے مطابق نئے طریقہ کار اور موثر حکمت عملیوں کا متقاضی ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم اسلامی تہذیب و فکر کا بنیادی ستون ہے۔ حفظ قرآن محض آیات کو یاد کرنے کا عمل نہیں بلکہ یہ ایک ایسی روحانی، فکری اور اخلاقی تربیت ہے جس کا مقصد learner کے دل میں کلام اللہ کی محبت، احترام اور عملی وابستگی پیدا کرنا ہے۔ قرآن خود تدبر، فہم اور عمل کی دعوت دیتا ہے، اس لیے قرآن کی تعلیم کا نظام ایسا ہونا چاہیے جو یادداشت کے ساتھ ساتھ فہم، شعور اور کردار سازی کو بھی فروغ دے۔²

تاریخی طور پر حفظ و ناظرہ کی تعلیم روایتی مدارس، مکاتب اور گھریلو ماحول میں استاد اور شاگرد کے مضبوط تعلق کے ذریعے جاری رہی ہے۔ اس نظام میں استاد نہ صرف تعلیم دینے والا ہوتا تھا بلکہ وہ طالب علم کی اخلاقی اور روحانی تربیت کا ذمہ دار بھی سمجھا جاتا تھا۔ تاہم موجودہ دور میں بچوں کے تعلیمی معمولات، ڈیجیٹل مصروفیات، بدلتے ہوئے سماجی رویے اور مختلف نصابی سرگرمیوں نے قرآن کی تعلیم کے لیے نئے چیلنجز پیدا کیے ہیں۔ جدید learners کی توجہ برقرار رکھنا، ان کے اندر قرآن کے لیے داخلی رغبت پیدا کرنا اور مسلسل مشق کا ماحول قائم رکھنا آج کے معلمین کے لیے اہم مسائل بن چکے ہیں۔³

¹ John Dewey, Experience and Education (New York: Macmillan, 1938), 13–15

² Muhammad Abdullah Draz, The Qur'an: An Eternal Challenge, trans. Adil Salahi (Leicester: The Islamic Foundation, 2001), 25–27

³ Zoltán Dörnyei, The Psychology of the Language Learner: Individual Differences in Second Language Acquisition (Mahwah, NJ: Lawrence Erlbaum Associates, 2005), 98–101

Published:

September 30, 2026

آئی بی (International Baccalaureate) جیسے جدید تعلیمی نظام learner-centered education، تحقیق پر مبنی سیکھنے، تنقیدی سوچ اور holistic development پر زور دیتے ہیں۔ اگر قرآن کریم کی تعلیم کو ان جدید تعلیمی اصولوں کے ساتھ متوازن انداز میں مربوط کیا جائے تو حفظ و ناظرہ کا عمل زیادہ مؤثر اور learner-friendly بنایا جاسکتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ قرآن کے اساتذہ اور mentors صرف روایتی instructor کا کردار ادا نہ کریں بلکہ وہ طلبہ کی نفسیاتی ضروریات، تعلیمی صلاحیتوں اور انفرادی فرق کو سمجھنے والے رہنما بنیں۔⁴

جدید دور میں حفظ و ناظرہ کے شعبے کا ایک بڑا مسئلہ بعض learners میں عدم دلچسپی یا مستقل مزاجی کی کمی ہے۔ اس کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں، جن میں تعلیمی دباؤ، فوری نتائج کی خواہش، ڈیجیٹل ذرائع سے پیدا ہونے والی توجہ کی تقسیم اور قرآن کے ساتھ جذباتی تعلق کا کمزور ہونا شامل ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے سختی یا محض تکرار پر مبنی طریقہ تدریس کافی نہیں بلکہ ایسی mentoring strategies کی ضرورت ہے جو learner کے اندرونی محرکات کو بیدار کریں اور اسے قرآن کے ساتھ ذاتی تعلق محسوس کروائیں۔⁵

لہذا جدید آئی بی سکول سسٹم میں شعبہ حفظ و ناظرہ کے لیے ایک ایسے علمی و عملی ماڈل کی ضرورت ہے جو قرآن کی تعلیم کی روحانی بنیادوں کو برقرار رکھتے ہوئے جدید تعلیمی نفسیات، mentoring techniques، technology-based learning اور learner engagement strategies کو شامل کرے۔ ایسا متوازن نظام نہ صرف طلبہ کو بہتر انداز میں قرآن یاد کرنے میں مدد دے گا بلکہ ان کے اندر کلام اللہ سے ایک مضبوط اور پائیدار وابستگی بھی پیدا کرے گا۔

آئی بی سکول سسٹم کا تعلیمی فلسفہ اور قرآن فہمی و حفظ کے لیے اس کے ممکنہ اثرات انٹرنیشنل بکوریٹ (International Baccalaureate) تعلیمی نظام جدید دنیا کے ان نمایاں تعلیمی ماڈلز میں شمار ہوتا ہے جو محض نصابی معلومات کی منتقلی کے بجائے طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت سازی، تحقیقی صلاحیتوں، تخلیقی سوچ اور عالمی شعور کو فروغ دینے پر توجہ دیتا ہے۔ اس نظام کا بنیادی مقصد ایسے

⁴ International Baccalaureate Organization, What Is an IB Education? (Geneva: International Baccalaureate Organization, 2019), 4-7

⁵ Carol S. Dweck, Mindset: The New Psychology of Success (New York: Random House, 2006), 62-65

Published:
September 30, 2026

learners تیار کرنا ہے جو علم کو صرف یاد نہ کریں بلکہ اسے سمجھیں، اس پر غور کریں اور عملی زندگی میں استعمال کرنے کی صلاحیت حاصل کریں۔⁶ یہ فلسفہ قرآن کریم کی تعلیم کے بنیادی مقاصد سے بھی ہم آہنگ ہے، کیونکہ قرآن محض الفاظ کی تلاوت یا حفظ کا نام نہیں بلکہ غور و فکر، فہم اور عمل کی دعوت دیتا ہے۔

آئی بی نظام میں learner کو تعلیمی عمل کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ استاد کا کردار صرف معلومات فراہم کرنے والے فرد تک محدود نہیں بلکہ وہ facilitator اور mentor کی حیثیت اختیار کرتا ہے جو طلبہ کی رہنمائی، حوصلہ افزائی اور انفرادی صلاحیتوں کے فروغ میں معاون ہوتا ہے۔² یہی تصور شعبہ حفظ و ناظرہ میں بھی مؤثر ثابت ہو سکتا ہے، کیونکہ قرآن کی تعلیم میں ہر learner کی یادداشت، رفتار، دلچسپی اور نفسیاتی کیفیت مختلف ہوتی ہے۔ اگر mentor انفرادی ضروریات کو سمجھ کر تدریسی حکمت عملی اختیار کرے تو قرآن سیکھنے کا عمل زیادہ آسان، مؤثر اور دیرپا بنایا جاسکتا ہے۔⁷

آئی بی تعلیمی فلسفے کا ایک اہم پہلو inquiry-based learning ہے، جس میں طلبہ کو سوال کرنے، تحقیق کرنے اور علم کو گہرائی سے سمجھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ قرآن کریم بھی تدریس اور غور و فکر کو اہمیت دیتا ہے، اس لیے حفظ و ناظرہ کے نظام میں صرف آیات کی تکرار کے بجائے آیات کے بنیادی مفہوم، اخلاقی پیغام اور عملی پہلوؤں کو مناسب سطح پر شامل کرنا learner کی قرآن سے جذباتی وابستگی کو مضبوط بنا سکتا ہے۔ جب طالب علم قرآن کو صرف یاد کرنے کی بجائے سمجھنے لگتا ہے تو اس کے اندر کلام اللہ کے ساتھ ایک فطری تعلق پیدا ہوتا ہے۔⁸

جدید تعلیمی تحقیق یہ واضح کرتی ہے کہ مؤثر learning اس وقت زیادہ مضبوط ہوتی ہے جب learner فعال طور پر تعلیمی عمل میں شریک ہو۔⁹ اسی اصول کو حفظ و ناظرہ میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر peer learning، progress tracking، interactive recitation، feedback جیسے طریقے طلبہ کی دلچسپی برقرار رکھنے میں مددگار ہو سکتے ہیں۔ تاہم ان جدید ذرائع کا استعمال قرآن کی تعلیم کی روحانی حیثیت کو متاثر کیے بغیر کیا جانا چاہیے، کیونکہ قرآن کی تعلیم میں ادب، احترام اور استاد کی رہنمائی بنیادی عناصر ہیں۔

⁶ International Baccalaureate Organization, The IB Learner Profile (Geneva: International Baccalaureate Organization, 2013), 1–5

⁷ John Hattie, Visible Learning: A Synthesis of Over 800 Meta-Analyses Relating to Achievement (London: Routledge, 2009), 22–25

⁸ Linda Darling-Hammond, The Flat World and Education: How America's Commitment to Equity Will Determine Our Future (New York: Teachers College Press, 2010), 45–48

⁹ David A. Kolb, Experiential Learning: Experience as the Source of Learning and Development (New Jersey: Prentice Hall, 1984), 20–23

Published:

September 30, 2026

آئی بی سکول سسٹم کا ایک اور اہم پہلو holistic development ہے، جس میں learner کی علمی، اخلاقی، سماجی اور جذباتی تربیت کو یکساں اہمیت دی جاتی ہے۔¹⁰ شعبہ حفظ و ناظرہ میں یہ تصور اس بات کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ قرآن کی تعلیم کو صرف memorization outcome تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اسے کردار سازی، اخلاقی تربیت اور روزمرہ زندگی میں قرآن کے اثرات سے جوڑا جائے۔ اس طرح learner قرآن کو ایک مضمون کے بجائے زندگی کے رہنما اصول کے طور پر دیکھنا شروع کرتا ہے۔

لہذا آئی بی سکول سسٹم کا تعلیمی فلسفہ شعبہ حفظ و ناظرہ کے لیے کئی مثبت امکانات فراہم کرتا ہے۔ اگر جدید تعلیمی اصولوں کو اسلامی تعلیم کے بنیادی مقاصد کے ساتھ متوازن انداز میں شامل کیا جائے تو ایک ایسا تعلیمی ماڈل تشکیل دیا جاسکتا ہے جو جدید learners کی ضروریات کو پورا کرتے ہوئے انہیں کلام اللہ سے مضبوط اور مستقل تعلق قائم کرنے میں مدد دے۔

عصر حاضر کے لرنرز کے رویے، تعلیمی ترجیحات اور کلام اللہ سے وابستگی کے چیلنجز

موجودہ دور کے learners ماضی کی نسبت ایک مختلف تعلیمی اور سماجی ماحول میں پرورش پا رہے ہیں۔ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، سوشل میڈیا، تیز رفتار معلوماتی ذرائع اور بدلتی ہوئی معاشرتی ترجیحات نے بچوں کے سیکھنے کے انداز، توجہ کے دورانیے اور تعلیمی رویوں میں نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے۔ جدید طالب علم صرف روایتی اندازِ تدریس سے متاثر نہیں ہوتا بلکہ وہ ایسے تعلیمی تجربات چاہتا ہے جن میں دلچسپی، شمولیت اور عملی سرگرمی کا عنصر موجود ہو۔¹¹

شعبہ حفظ و ناظرہ میں سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ موجودہ نسل کے learners قرآن کریم کو صرف ایک تعلیمی ذمہ داری کے طور پر نہ دیکھیں بلکہ اسے اپنی زندگی کا روحانی اور اخلاقی رہنما سمجھیں۔ قرآن کی تعلیم کا اصل مقصد محض الفاظ کی درست ادائیگی اور آیات کا حفظ نہیں بلکہ دل و کردار کی اصلاح، اللہ تعالیٰ سے تعلق اور عملی زندگی میں قرآن کے پیغام کو نافذ کرنا ہے۔ امام غزالیؒ نے تعلیم کے مقاصد بیان کرتے ہوئے علم کو محض معلومات نہیں بلکہ انسان کی اصلاح اور باطن کی تربیت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔¹²

¹⁰ Howard Gardner, The Unschooled Mind: How Children Think and How Schools Should Teach (New York: Basic Books, 1991), 9–12

¹¹ Zoltán Dörnyei, The Psychology of the Language Learner: Individual Differences in Second Language Acquisition (Mahwah, NJ: Lawrence Erlbaum Associates, 2005), 65–70

¹² ابو حامد محمد بن محمد الغزالی، احیاء علوم الدین، جلد اول (بیروت: دار المعرفۃ، 2005)، 11–15

Published:

September 30, 2026

جدید تعلیمی ماحول میں بعض learners کو حفظ و ناظرہ کے دوران عدم دلچسپی، توجہ کی کمی یا مستقل مزاجی کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بچے بیک وقت کئی تعلیمی، سماجی اور ڈیجیٹل سرگرمیوں میں مصروف ہوتے ہیں۔ اگر قرآن کی تعلیم کا طریقہ ان کی نفسیاتی ضروریات اور سیکھنے کے انداز سے ہم آہنگ نہ ہو تو وہ اسے بوجھ محسوس کر سکتے ہیں۔ اس لیے موجودہ دور میں قرآن کے معلم اور mentor کے لیے ضروری ہے کہ وہ صرف پڑھانے والے نہیں بلکہ learner کی ذہنی کیفیت کو سمجھنے والے تربیت کار بھی ہوں۔¹³

اسلامی تعلیمی روایت میں استاد کا مقام ہمیشہ محض معلومات منتقل کرنے والے فرد کا نہیں رہا بلکہ وہ مربی اور رہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی کے مطابق اسلامی تعلیم کا مقصد انسان کے ظاہر و باطن دونوں کی تعمیر ہے، جس میں علم کے ساتھ اخلاق اور عمل کی تربیت بھی شامل ہے۔¹⁴ یہی اصول حفظ و ناظرہ کے شعبے میں بھی بنیادی اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ قرآن سے حقیقی وابستگی صرف مسلسل تلاوت سے نہیں بلکہ محبت، احترام اور قلبی تعلق سے پیدا ہوتی ہے۔

عصر حاضر کے learners میں قرآن سے تعلق مضبوط کرنے کے لیے ضروری ہے کہ تدریسی طریقوں میں مثبت تبدیلیاں لائی جائیں۔ مثال کے طور پر انفرادی رہنمائی، حوصلہ افزائی، اہداف کا تعین، progress monitoring اور والدین کے ساتھ مؤثر رابطہ ایسے عوامل ہیں جو learner کی دلچسپی برقرار رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ جدید نفسیاتی تحقیقات بھی اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ جب طالب علم کو مثبت feedback اور اپنی ترقی کا احساس دیا جائے تو اس کی learning motivation میں اضافہ ہوتا ہے۔¹⁵

لہذا موجودہ دور میں حفظ و ناظرہ کے شعبے کو درپیش چیلنجز کا حل صرف نصاب یا وقت میں اضافہ نہیں بلکہ ایک ایسے جامع تربیتی نظام میں ہے جو learner کی نفسیات، جدید تعلیمی اصولوں اور قرآن کی روحانی تعلیمات کو یکجا کرے۔ ایسا نظام ہی نئی نسل میں کلام اللہ کے ساتھ پائیدار وابستگی پیدا کرنے میں مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے۔

حفظ و ناظرہ کے روایتی طریقہ تدریس کا جائزہ اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگی کی ضرورت

¹³ عبد الفتاح ابوغدہ، الرسول المعلم ﷺ و أساليب في التعليم (حلب: مكتبة المطبوعات الإسلامية، 1996)، 45-50

¹⁴ سید سلیمان ندوی، سیرت النبی ﷺ، جلد ششم (کراچی: دارالاشاعت، 2007)، 120-125

¹⁵ Carol S. Dweck, Mindset: The New Psychology of Success (New York: Random House, 2006), 75-80

Published:

September 30, 2026

قرآن کریم کی تعلیم کا نظام اسلامی تاریخ کے آغاز ہی سے امت مسلمہ کی بنیادی ترجیحات میں شامل رہا ہے۔ عہدِ نبوی ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن کریم کو نہ صرف حفظ کرتے تھے بلکہ اس کے معانی، احکام اور عملی تقاضوں کو بھی سمجھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے قرآن سیکھنے اور سکھانے کو فضیلت والا عمل قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿حَیْزُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ﴾

ترجمہ: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔"¹⁶

یہ حدیث اس حقیقت کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ قرآن کی تعلیم محض ایک تعلیمی سرگرمی نہیں بلکہ ایک عظیم دینی خدمت ہے۔ اسی لیے اسلامی تعلیمی روایت میں حفظ و ناظرہ کے لیے استاد اور طالب علم کے تعلق کو خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے۔ روایتی نظام حفظ و ناظرہ کی بنیادی خصوصیات میں استاد کی براہِ راست نگرانی، مسلسل تکرار، سبق کی پابندی، سماعت (listening) اور صحیح قراءت شامل ہیں۔ یہ طریقہ صدیوں سے قرآن کے محفوظ انتقال کا مؤثر ذریعہ رہا ہے۔ امام ابن الجوزیؒ نے قرآن کی قراءت کے اصول بیان کرتے ہوئے استاد سے بالمشافہ سیکھنے کی اہمیت پر زور دیا، کیونکہ قرآن کی صحیح ادائیگی صرف کتاب دیکھنے سے نہیں بلکہ ماہر قاری سے حاصل ہوتی ہے۔¹⁷

قرآن کریم خود تعلیم کے عمل میں تدبر اور فہم کی اہمیت کو واضح کرتا ہے:

﴿كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ﴾

ترجمہ: "یہ ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں۔"¹⁸

یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ قرآن کی تعلیم کا مقصد صرف الفاظ کی یادداشت نہیں بلکہ آیات کے پیغام کو سمجھنا بھی ہے۔ لہذا موجودہ دور میں حفظ و ناظرہ کے نظام کو ایسے طریقوں سے مضبوط کرنے کی ضرورت ہے جن میں یادداشت کے ساتھ فہم، غور و فکر اور عملی تربیت بھی شامل ہو۔

روایتی طریقہ تدریس کی کامیابی اپنی جگہ مسلم ہے، تاہم جدید تعلیمی ماحول میں learners کی ضروریات تبدیل ہو چکی ہیں۔ آج کا طالب علم مختلف ذرائع معلومات، ڈیجیٹل ماحول اور متنوع تعلیمی سرگرمیوں سے متاثر ہوتا ہے۔ اس لیے قرآن کی تعلیم میں ایسے معاون طریقوں کا استعمال مفید ہو سکتا ہے جو

¹⁶ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، حدیث نمبر 5027 (بیروت: دار طوق النجاة، 2001)

¹⁷ محمد بن محمد ابن الجوزی، النشر فی القراءات العشر، جلد اول (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1998)، 6-8

¹⁸ القرآن الکریم، سورہ ص 38:29

Published:

September 30, 2026

learner کی دلچسپی برقرار رکھیں، مثلاً ڈیجیٹل معاون مواد، آڈیو تلاوت، interactive activities اور انفرادی learning plans۔ تاہم ان

ذرائع کو بنیادی روحانی تعلق اور استاد کی رہنمائی کا متبادل نہیں بلکہ معاون ذریعہ سمجھنا چاہیے۔¹⁹

اسلامی تعلیم میں آسانی، حکمت اور تدریجی تربیت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ﴾

ترجمہ: "بے شک دین آسان ہے۔"²⁰

اس اصول کی روشنی میں قرآن کی تعلیم کا ایسا نظام تشکیل دینا ضروری ہے جس میں سختی کے بجائے حکمت، محبت، حوصلہ افزائی اور تدریج کو اختیار کیا جائے۔ خصوصاً

جدید سکول سسٹم میں جہاں learner مختلف ذہنی اور تعلیمی دباؤ کا سامنا کرتا ہے، وہاں mentor کا کردار مزید اہم ہو جاتا ہے۔

لہذا حفظ و ناظرہ کے روایتی نظام کو ترک کرنے کے بجائے اسے جدید تعلیمی اصولوں کے ساتھ مربوط کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک ایسا متوازن ماڈل جس میں استاد کی

روحانی رہنمائی، قرآن کی درست تعلیم، جدید pedagogical techniques اور learner کی نفسیاتی ضروریات شامل ہوں، موجودہ دور میں قرآن

سے مضبوط اور پائیدار تعلق قائم کرنے کے لیے زیادہ موثر ثابت ہو سکتا ہے۔

مینسٹور کا کردار: قرآن کریم کی تعلیم میں رہنمائی، تربیت اور جذباتی وابستگی کا فروغ

قرآن کریم کی تعلیم کے موثر نظام میں معلم یا mentor کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن کی تعلیم صرف الفاظ کی منتقلی کا نام نہیں بلکہ یہ ایک ایسا تربیتی عمل

ہے جس میں استاد learner کی علمی، اخلاقی اور روحانی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک کامیاب mentor وہ ہوتا ہے جو طالب علم کو صرف سبق یاد

کروانے تک محدود نہ رہے بلکہ اسے قرآن سے محبت، احترام اور مستقل تعلق کی طرف بھی رہنمائی کرے۔

قرآن کریم نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں تعلیم اور تزکیہ دونوں کو شامل فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾

¹⁹ Muhammad Al-Munajjid, Teaching the Qur'an: Principles and Methods (Riyadh: Islamic Research Center, 2010), 55–60

²⁰ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الایمان، حدیث نمبر 39 (بیروت: دار طوق النجاة، 2001)

Published:

September 30, 2026

ترجمہ: "وہی ذات ہے جس نے ان لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیات سناتے ہیں، ان کا تذکرہ کرتے ہیں اور انہیں

کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔" ²¹

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اسلامی تعلیم میں teacher کا کردار صرف معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ learner کی شخصیت سازی اور اخلاقی تربیت بھی ہے۔

اسی اصول کو شعبہ حفظ و ناظرہ میں mentor کے کردار پر لاگو کیا جاسکتا ہے، جہاں استاد learner کے دل میں قرآن کے لیے محبت اور احترام پیدا کرنے کا

ذریعہ بنتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا تدریسی اسلوب بھی اسی حقیقت کی عکاسی کرتا ہے۔ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذہنی سطح، حالات اور صلاحیتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے

تعلیم دیتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ آسانی پیدا کرتے تھے اور سختی سے نفرت دلاتے تھے۔ ²² اس سے معلوم ہوتا ہے کہ

مؤثر تعلیم کے لیے محبت، نرمی اور حکمت بنیادی اصول ہیں۔

جدید تعلیمی نظریات میں بھی mentor-based learning کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ ایک mentor learner کو صرف academic

guidance نہیں دیتا بلکہ اسے اعتماد، حوصلہ افزائی اور ذاتی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ Howard Gardner کے مطابق مختلف learners مختلف

صلاحیتوں اور ذہنی انداز کے حامل ہوتے ہیں، اس لیے مؤثر teacher وہ ہے جو ہر learner کی انفرادی خصوصیات کو سمجھ سکے۔ ²³

حفظ و ناظرہ کے شعبے میں mentor کو learner کی انفرادی ضروریات کو سمجھنا چاہیے۔ بعض طلبہ کی یادداشت مضبوط ہوتی ہے جبکہ بعض کو زیادہ

repetition اور visual یا auditory support کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر mentor ہر طالب علم کے لیے ایک ہی طریقہ استعمال کرے تو

بعض learners دلچسپی کھو سکتے ہیں۔ اس لیے جدید دور میں قرآن mentors کے لیے ضروری ہے کہ وہ تدریسی مہارتوں کے ساتھ بنیادی نفسیاتی اصولوں

سے بھی واقف ہوں۔

²¹ القرآن الکریم، سورۃ الجمعۃ 2:62

²² محمد بن عیسیٰ الترمذی، جامع الترمذی، کتاب الادب، حدیث نمبر 2700 (بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1998)

²³ Howard Gardner, *Frames of Mind: The Theory of Multiple Intelligences* (New York: Basic Books, 2011), 35–40

Published:

September 30, 2026

اسلامی علمی روایت میں بھی استاد کے اخلاق اور کردار کو غیر معمولی اہمیت حاصل رہی ہے۔ امام غزالیؒ نے معلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے لکھا کہ استاد کو شفقت، خیر خواہی اور طلبہ کی اصلاح کا جذبہ رکھنا چاہیے۔²⁴ یہ تصور موجودہ دور کے قرآن mentors کے لیے بھی رہنما اصول فراہم کرتا ہے، کیونکہ learner قرآن سے صرف کتاب کے ذریعے نہیں بلکہ استاد کے کردار کے ذریعے بھی متاثر ہوتا ہے۔

جدید آئی بی سکول ماحول میں mentor کا کردار مزید وسیع ہو جاتا ہے۔ یہاں mentor کو learner-centered approach کے مطابق طلبہ کی progress کو monitor کرنا، مثبت feedback دینا، اہداف مقرر کرنا اور والدین کے ساتھ مؤثر رابطہ قائم کرنا ہوتا ہے۔²⁵ اگر یہی اصول شعبہ حفظ و ناظرہ میں اختیار کیے جائیں تو learner قرآن کو محض ایک ذمہ داری کے بجائے اپنی زندگی کا قیمتی حصہ سمجھنے لگتا ہے۔

لہذا قرآن کی تعلیم میں mentor کا اصل کردار ایک مربی، رہنما اور تعلق پیدا کرنے والے فرد کا ہے۔ ایک ایسا mentor جو علم، حکمت، محبت اور جدید تدریسی مہارتوں کو یکجا کرے، وہ نہ صرف learner کو قرآن یاد کروا سکتا ہے بلکہ اس کے دل میں کلام اللہ سے زندگی بھر کی وابستگی بھی پیدا کر سکتا ہے۔

جدید عملی اسالیب تدریس: ٹیکنالوجی، سرگرمی پر مبنی تعلیم اور انفرادی رہنمائی کا ماڈل

جدید تعلیمی دور میں تدریس کے طریقہ کار میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ موجودہ نسل کے learners ایسے تعلیمی ماحول میں پروان چڑھ رہے ہیں جہاں ٹیکنالوجی، بصری ذرائع، interactive activities اور انفرادی learning approaches کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ شعبہ حفظ و ناظرہ میں بھی ان جدید طریقہ تدریس کو اسلامی تعلیم کی بنیادی روح کے ساتھ ہم آہنگ کر کے استعمال کیا جاسکتا ہے تاکہ learners کے اندر قرآن کریم سے دلچسپی، شوق اور مستقل وابستگی پیدا ہو۔

قرآن کریم نے تعلیم کے عمل میں حکمت اور مؤثر انداز دعوت کو بنیادی اہمیت دی ہے:

﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾

²⁴ ابو حامد محمد الغزالی، إحياء علوم الدين، جلد اول (بيروت: دار المعرفة، 2005)، 55-60

²⁵ International Baccalaureate Organization, *The IB Learner Profile* (Geneva: International Baccalaureate Organization, 2013), 4-6

Published:
September 30, 2026

ترجمہ: "اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔" ²⁶

یہ آیت اس اصول کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ تعلیم اور تربیت کا انداز حالات، افراد اور ضرورت کے مطابق حکمت پر مبنی ہونا چاہیے۔ حفظ و ناظرہ کے شعبے میں بھی ہر learner کی ذہنی صلاحیت، یادداشت اور سیکھنے کی رفتار مختلف ہوتی ہے، اس لیے ایک ہی طریقہ تدریس سب کے لیے مؤثر نہیں ہو سکتا۔ روایتی طریقہ حفظ میں استاد کی سماعت، تکرار اور براہ راست اصلاح کو مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے، جو آج بھی بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ تاہم جدید ذرائع اس عمل کو مزید مؤثر بنا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آڈیو تلاوت، ڈیجیٹل قرآن اپیلی کیشنز، آن لائن progress tracking اور revision tools systems learners کو اپنی رفتار کے مطابق مشق کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ ان ذرائع کا مقصد استاد کے کردار کو ختم کرنا نہیں بلکہ mentor کی رہنمائی کو مزید مضبوط بنانا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دینے وقت مختلف اسالیب اختیار فرمائے۔ کبھی سوال و جواب کے ذریعے، کبھی مثال دے کر اور کبھی کسی بات کو دہرا کر سمجھاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مناسب وقفوں کے ساتھ وعظ فرماتے تھے تاکہ لوگ اکتاہٹ محسوس نہ کریں۔ ²⁷ یہ اصول جدید تعلیمی نفسیات میں بھی اہم سمجھا جاتا ہے کہ learner کی توجہ برقرار رکھنے کے لیے تدریسی سرگرمیوں میں تنوع ضروری ہے۔ جدید educational research میں active learning کو مؤثر تدریسی طریقہ قرار دیا جاتا ہے۔ اس نظریے کے مطابق جب learner خود تعلیمی عمل میں شریک ہوتا ہے تو اس کی سمجھ اور یادداشت زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔ ²⁸ شعبہ حفظ و ناظرہ میں active learning کے اصول کو اس طرح اختیار کیا جاسکتا ہے کہ learners کو تلاوت کی مشق، باہمی سماعت، آیات کے بنیادی مفہیم، self-assessment اور reflection activities میں شامل کیا جائے۔

²⁶ القرآن الکریم، سورۃ النحل 125-126

²⁷ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب العلم، حدیث نمبر 68 (بیروت: دار طوق النجاة، 2001)

²⁸ Michael Prince, "Does Active Learning Work? A Review of the Research," Journal of Engineering Education 93, no. 3 (2004): 223-231

Published:
September 30, 2026

اردو اسلامی تعلیمی روایت میں بھی استاد کو محض معلومات دینے والا نہیں بلکہ تربیت کرنے والا سمجھا گیا ہے۔ مولانا مناظر احسن گیلانی کے مطابق اسلامی نظام تعلیم میں علم کا مقصد انسان کی فکری اور اخلاقی تعمیر ہے، اس لیے تدریس کے ساتھ تربیت کو بھی لازم قرار دیا گیا ہے۔²⁹ یہی اصول قرآن mentors کے لیے رہنما حیثیت رکھتا ہے کہ وہ جدید وسائل استعمال کرتے ہوئے learner کی روحانی تربیت کو بنیادی مقصد بنائیں۔

انفرادی رہنمائی (individual mentoring) جدید تعلیمی نظام کا ایک اہم جزو ہے۔ ہر learner کی کمزوریاں اور صلاحیتیں مختلف ہوتی ہیں؛ بعض learners کو حفظ میں زیادہ repetition کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ بعض کو motivation اور confidence building کی ضرورت ہوتی ہے۔ mentor اگر learner کی انفرادی کیفیت کو سمجھ کر منصوبہ بندی کرے تو عدم دلچسپی کے مسئلے کو کافی حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔³⁰

لہذا جدید عملی اسالیب تدریس کا مقصد قرآن کی تعلیم کو محض جدید بنانے کے لیے تبدیل کرنا نہیں بلکہ اس کے بنیادی مقاصد کو زیادہ مؤثر انداز میں حاصل کرنا ہے۔ ٹیکنالوجی، سرگرمی پر مبنی تعلیم اور انفرادی رہنمائی کو قرآن و سنت کے تربیتی اصولوں کے ساتھ شامل کر کے ایسا ماڈل تشکیل دیا جاسکتا ہے جو موجودہ دور کے learners کو کلام اللہ کے ساتھ مضبوط اور پائیدار تعلق قائم کرنے میں مدد دے۔

لرنرز میں عدم دلچسپی کے اسباب اور ان کے تدارک کے لیے نفسیاتی و تربیتی حکمت عملیاں

جدید تعلیمی ماحول میں learner engagement ایک اہم مسئلہ بن چکا ہے، خصوصاً ایسے مضامین میں جن میں مسلسل مشق، توجہ اور طویل المدت محنت درکار ہوتی ہے۔ شعبہ حفظ و ناظرہ میں بھی بعض learners وقت کے ساتھ عدم دلچسپی، کمزور motivation یا مستقل مزاجی کی کمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس مسئلے کو صرف طالب علم کی کمزوری قرار دینا درست نہیں بلکہ اس کے پس پشت مختلف تعلیمی، نفسیاتی، معاشرتی اور تدریسی عوامل کارفرما ہوتے ہیں۔ قرآن کریم انسان کی فطری کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے تربیت کا ایسا انداز اختیار کرتا ہے جس میں تدریج، آسانی اور حکمت شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَا يَكْفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾

ترجمہ: "اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں دیتا۔"³¹

یہ آیت اس اصول کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ تربیتی عمل میں فرد کی صلاحیت، استعداد اور حالات کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ حفظ و ناظرہ کے میدان میں بھی اگر learner کی ذہنی صلاحیت اور رفتار کو نظر انداز کر کے غیر ضروری دباؤ ڈالا جائے تو اس کے اندر قرآن کے ساتھ محبت کے بجائے بوجھ کا احساس پیدا ہو سکتا ہے۔

²⁹ مناظر احسن گیلانی، ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت (کراچی: دارالاشاعت، 1991)، 75-80

³⁰ John Hattie and Gregory Yates, Visible Learning and the Science of How We Learn (London: Routledge, 2014), 101-105

³¹ القرآن الکریم، سورۃ البقرہ: 286

Published:

September 30, 2026

عدم دلچسپی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات قرآن کی تعلیم کو صرف یاد کرنے کے عمل تک محدود کر دیا جاتا ہے، جبکہ learner یہ محسوس نہیں کر پاتا کہ قرآن اس کی روزمرہ زندگی، اخلاق اور شخصیت سے کس طرح متعلق ہے۔ امام ابن خلدونؒ نے تعلیم کے اصول بیان کرتے ہوئے تدریج اور طالب علم کی استعداد کے مطابق تعلیم دینے پر زور دیا ہے۔ ان کے نزدیک اچانک سختی یا بوجھل طریقہ تعلیم learner کی صلاحیتوں کو متاثر کر سکتا ہے۔³²

جدید نفسیاتی تحقیقات کے مطابق learner motivation دو بنیادی اقسام رکھتی ہے: داخلی محرک (intrinsic motivation) اور خارجی محرک (extrinsic motivation)۔ جب طالب علم کسی کام کو اپنی دلچسپی، مقصد اور اندرونی رغبت کی وجہ سے انجام دیتا ہے تو اس کا سیکھنے کا عمل زیادہ مضبوط اور دیرپا ہوتا ہے۔³³ اسی اصول کو حفظ و ناظرہ میں استعمال کرتے ہوئے mentors کو چاہیے کہ وہ صرف امتحان، انعام یا سزا کے ذریعے نہیں بلکہ قرآن کی عظمت، فائدے اور روحانی تعلق کے ذریعے learner کی داخلی رغبت پیدا کریں۔

رسول اللہ ﷺ کا تربیتی اسلوب بھی محبت، آسانی اور حوصلہ افزائی پر مبنی تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ﴾

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ نرمی والا ہے اور ہر معاملے میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔"³⁴

یہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ تربیت میں سختی کے بجائے نرمی، حکمت اور حسن سلوک زیادہ موثر نتائج پیدا کرتے ہیں۔ قرآن mentors کے لیے یہ اصول خاص طور پر اہم ہے کیونکہ learner کا قرآن کے ساتھ تعلق استاد کے رویے سے بھی متاثر ہوتا ہے۔

عدم دلچسپی کے تدارک کے لیے ضروری ہے کہ mentor سب سے پہلے مسئلے کی اصل وجہ کو سمجھے۔ بعض learners کو یادداشت کے مسائل ہوتے ہیں، بعض کو اعتماد کی کمی کا سامنا ہوتا ہے، جبکہ بعض صرف اس لیے پیچھے رہ جاتے ہیں کہ ان کے لیے واضح اہداف اور مناسب feedback موجود نہیں ہوتا۔ Carol Dweck کے مطابق growth mindset رکھنے والے learners اپنی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے لیے مسلسل کوشش کرتے ہیں،

بشرطیکہ انہیں مثبت رہنمائی اور مناسب feedback ملتا رہے۔³⁵

³² عبدالرحمن بن خلدون، مقدمۃ ابن خلدون (بیروت: دار الفکر، 2004)، 533-535

³³ Edward L. Deci and Richard M. Ryan, *Intrinsic Motivation and Self-Determination in Human Behavior* (New York: Plenum Press, 1985), 54-60

³⁴ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، حدیث نمبر 2593 (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1991)

³⁵ Carol S. Dweck, *Mindset: The New Psychology of Success* (New York: Random House, 2006), 95-100

Published:

September 30, 2026

اردو اسلامی تربیتی روایت میں بھی بچوں کی تعلیم و تربیت میں شفقت، صبر اور تدریج کو بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اصلاحِ نفس اور تربیت میں حکمت، تدریج اور فرد کی کیفیت کو سمجھنے پر زور دیا ہے۔

لہذا شعبہ حفظ و ناظرہ میں عدم دلچسپی کا حل صرف نصاب یا اوقات میں تبدیلی نہیں بلکہ ایک جامع تربیتی حکمتِ عملی ہے جس میں learner mentor guidance، psychology، مثبت ماحول، انفرادی توجہ اور قرآن کے ساتھ قلبی تعلق پیدا کرنے کی کوشش شامل ہو۔ ایسا نظام ہی موجودہ دور کے learners کو قرآن سے مستقل اور خوشگوار وابستگی کی طرف لے جاسکتا ہے۔

کلام اللہ سے پائیدار تعلق کے قیام کے لیے علمی، روحانی اور عملی تربیتی ماڈل: ایک جامع فریم ورک

جدید تعلیمی دور میں شعبہ حفظ و ناظرہ کے بنیادی مقاصد میں یہ شامل ہے کہ learners کو صرف قرآن کریم کی تلاوت اور حفظ تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ ان کے اندر کلام اللہ کے ساتھ ایسا مضبوط فکری، روحانی اور عملی تعلق پیدا کیا جائے جو ان کی شخصیت اور زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مثبت اثرات مرتب کرے۔ موجودہ دور میں جب learners مختلف ڈیجیٹل ذرائع، سماجی تبدیلیوں اور تعلیمی مصروفیات سے متاثر ہو رہے ہیں، قرآن کی تعلیم کے لیے ایک ایسے متوازن تربیتی نظام کی ضرورت ہے جو جدید تعلیمی اصولوں اور قرآن کی روحانی تعلیمات کو یکجا کر سکے۔³⁶

قرآن کریم کا بنیادی منہج بھی یہی ہے کہ انسان صرف الفاظ کی تلاوت تک محدود نہ رہے بلکہ آیات کے معانی، حکمتوں اور عملی پیغامات پر غور کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ﴾

ترجمہ: "یہ ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں۔"³⁷

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ قرآن کی تعلیم کا مقصد محض حفظِ الفاظ نہیں بلکہ تدبر، فہم اور عمل کے ذریعے انسان کی اصلاح ہے۔ اسی لیے حفظ و ناظرہ کے شعبے میں ایسا تربیتی ماڈل ضروری ہے جس میں learner قرآن کو اپنی زندگی کی رہنمائی کا ذریعہ سمجھ سکے۔

³⁶ International Baccalaureate Organization, The IB Learner Profile (Geneva: International Baccalaureate Organization, 2013), 1–5

³⁷ القرآن الکریم، سورہ ص 38:29

Published:

September 30, 2026

اس جامع تربیتی ماڈل کا پہلا اہم پہلو علمی وابستگی (Intellectual Engagement) ہے۔ جدید تعلیمی نظریات کے مطابق learner اس وقت زیادہ مؤثر انداز میں سیکھتا ہے جب اسے سیکھنے کے عمل میں فعال شریک بنایا جائے۔³⁸ حفظِ قرآن کے دوران اگر آیات کے بنیادی مفہام، اخلاقی اسباق اور روزمرہ زندگی سے متعلق پہلوؤں کو مناسب انداز میں شامل کیا جائے تو learner کے اندر قرآن کو سمجھنے اور اس سے تعلق قائم کرنے کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے mentors سوال و جواب، مختصر تشریحات، reflection activities اور interactive learning techniques استعمال کر سکتے ہیں۔

دوسرا بنیادی عنصر روحانی وابستگی (Spiritual Connection) ہے۔ قرآن کریم سے تعلق صرف ایک تعلیمی سرگرمی نہیں بلکہ ایک روحانی تربیت کا عمل ہے۔ اسلامی تعلیمات میں استاد کو محض معلومات منتقل کرنے والا فرد نہیں بلکہ مربی اور رہنما سمجھا گیا ہے۔ امام غزالیؒ کے مطابق معلم کا مقصد طالب علم کی اصلاح، اخلاقی تربیت اور شخصیت سازی ہونا چاہیے۔³⁹ لہذا قرآن mentors کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے کردار، اخلاق اور رویے کے ذریعے learners میں قرآن کی محبت، احترام اور عملی وابستگی پیدا کریں۔

تیسرا عنصر عملی تربیت (Practical Application) ہے۔ قرآن کی تعلیم کا اصل مقصد یہ ہے کہ learner اس کے پیغام کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کرے۔ جدید learner-centered approaches میں بھی اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ تعلیم کو عملی تجربات اور روزمرہ زندگی سے مربوط کیا جائے۔⁴⁰ شعبہ حفظ و ناظرہ میں اخلاقی سرگرمیوں، خود احتسابی، مثبت feedback اور انفرادی اہداف کے ذریعے learners کو قرآن کے عملی پہلوؤں سے جوڑا جاسکتا ہے۔

آئی بی سکول سسٹم کے اصولوں میں learner کی انفرادی صلاحیتوں، تنقیدی سوچ، تحقیق اور holistic development پر زور دیا جاتا ہے۔⁴¹ ان اصولوں کو قرآن کی تعلیم کے ساتھ متوازن انداز میں شامل کیا جائے تو ایک ایسا تربیتی ماڈل تشکیل دیا جاسکتا ہے جس میں جدید تدریسی حکمتِ عملیوں کے ساتھ قرآن

³⁸ John Hattie, Visible Learning: A Synthesis of Over 800 Meta-Analyses Relating to Achievement (London: Routledge, 2009), 22–25

³⁹ أبو حامد محمد الغزالی، احیاء علوم الدین، جلد اول (بیروت: دار المعرفۃ، 2005)، 55–60

⁴⁰ David A. Kolb, Experiential Learning: Experience as the Source of Learning and Development (New Jersey: Prentice Hall, 1984), 20–23

⁴¹ International Baccalaureate Organization, What Is an IB Education? (Geneva: International Baccalaureate Organization, 2019), 4–7

Published:

September 30, 2026

کی روحانی عظمت بھی برقرار رہے۔ اس نظام میں mentor کا کردار facilitator ، guide اور تربیت کار کا ہو گا جو ہر learner کی ضرورت، صلاحیت اور نفسیاتی کیفیت کو سمجھتے ہوئے رہنمائی فراہم کرے گا۔

لہذا کلام اللہ سے پائیدار تعلق کے قیام کے لیے ضروری ہے کہ حفظ و ناظرہ کا نظام صرف یادداشت پر مبنی نہ ہو بلکہ علمی فہم، روحانی تربیت اور عملی کردار سازی پر مشتمل ایک جامع فریم ورک اختیار کرے۔ ایسا متوازن ماڈل جدید دور کے learners کو قرآن سے مضبوط، مستقل اور زندگی بھر قائم رہنے والی وابستگی فراہم کر سکتا ہے۔

آئی بی سکول ماحول میں شعبہ حفظ و ناظرہ کی بہتری کے لیے ادارہ جاتی حکمت عملی، قابل عمل تجاویز اور مستقبل کا لامحہ عمل جدید آئی بی سکول ماحول میں شعبہ حفظ و ناظرہ کو مؤثر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو ایک منظم ادارہ جاتی حکمت عملی کے تحت فروغ دیا جائے۔ موجودہ دور میں تعلیمی ادارے صرف معلومات فراہم کرنے والے مراکز نہیں رہے بلکہ وہ طلبہ کی فکری، اخلاقی، سماجی اور روحانی تربیت کے اہم مراکز بھی ہیں۔ اس لیے حفظ و ناظرہ کے شعبے کو بھی ایسے نظام کی ضرورت ہے جس میں قرآن کی بنیادی تعلیمات کے ساتھ جدید تعلیمی اصولوں، learner psychology اور mentoring کو شامل کیا جائے۔⁴²

آئی بی سکول سسٹم کی نمایاں خصوصیت learner-centered education ہے، جس میں ہر طالب علم کی انفرادی صلاحیت، دلچسپی اور سیکھنے کے انداز کو اہمیت دی جاتی ہے۔⁴³ شعبہ حفظ و ناظرہ میں بھی اسی اصول کو اختیار کرتے ہوئے ہر learner کے لیے انفرادی تعلیمی منصوبہ (Individual Learning Plan) تیار کیا جاسکتا ہے۔ بعض طلبہ کی یادداشت مضبوط ہوتی ہے جبکہ بعض کو زیادہ repetition ، audio support یا اضافی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے ایک ہی تدریسی طریقہ تمام learners پر لاگو کرنے کے بجائے ان کی ضروریات کے مطابق حکمت عملی اختیار کرنا زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔

ادارہ جاتی سطح پر سب سے اہم ضرورت mentor training system کی ہے۔ قرآن mentors کو نہ صرف تجوید، قراءت اور حفظ کے اصولوں میں مہارت حاصل ہونی چاہیے بلکہ انہیں جدید تدریسی نفسیات، communication skills اور learner management سے بھی واقف

⁴² John Dewey, Experience and Education (New York: Macmillan, 1938), 13–15

⁴³ International Baccalaureate Organization, The IB Learner Profile (Geneva: International Baccalaureate Organization, 2013), 1–5

Published:

September 30, 2026

ہونا چاہیے۔ ایک تربیت یافتہ mentor learner کے تعلیمی مسائل کو بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے اور عدم دلچسپی، کمزور motivation یا اعتماد کی کمی جیسے مسائل کا بروقت حل تلاش کر سکتا ہے۔⁴⁴

شعبہ حفظ و ناظرہ کی بہتری کے لیے ایک اہم تجویز یہ ہے کہ assessment system کو صرف حفظ کی مقدار یا امتحانی نتائج تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ learner کی مجموعی ترقی کو بھی مد نظر رکھا جائے۔ جدید تعلیمی نظریات میں formative assessment کو اہمیت دی جاتی ہے، جس میں مسلسل feedback کے ذریعے learner کی بہتری پر توجہ دی جاتی ہے۔⁴⁵ اسی اصول کو قرآن کی تعلیم میں شامل کرتے ہوئے تلاوت کی درستگی، مستقل مزاجی، اخلاقی ترقی اور قرآن سے تعلق کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔

ٹیکنالوجی کا متوازن استعمال بھی آئی بی سکول ماحول میں شعبہ حفظ و ناظرہ کو زیادہ مؤثر بنا سکتا ہے۔ قرآن آڈیو ریکارڈنگز، ڈیجیٹل revision tools ، progress tracking systems اور آن لائن معاون مواد learners کو اپنی رفتار کے مطابق مشق کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ تاہم ٹیکنالوجی کو استاد یا mentor کے متبادل کے طور پر نہیں بلکہ معاون ذریعہ سمجھنا چاہیے، کیونکہ قرآن کی تعلیم میں انسانی رہنمائی، اصلاح اور تربیتی تعلق بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔⁴⁶

والدین اور ادارے کے درمیان مؤثر رابطہ بھی اس نظام کی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ گھر اور سکول دونوں جگہ اگر قرآن کے لیے مثبت ماحول فراہم کیا جائے تو learner کے اندر مستقل مزاجی اور دلچسپی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ والدین کو صرف نتائج سے آگاہ کرنے کے بجائے learner کی ترقی، مشکلات اور بہتری کے طریقوں سے بھی آگاہ کیا جانا چاہیے۔

مستقبل کے لائحہ عمل کے طور پر آئی بی سکولز میں شعبہ حفظ و ناظرہ کے لیے ایک ایسا جامع ماڈل تشکیل دیا جاسکتا ہے جس میں قرآن کی روحانی تربیت، جدید

learner technology integration , mentor development , pedagogical approaches

⁴⁴ Zoltán Dörnyei, The Psychology of the Language Learner: Individual Differences in Second Language Acquisition (Mahwah, NJ: Lawrence Erlbaum Associates, 2005), 98–101

⁴⁵ Zoltán Dörnyei, The Psychology of the Language Learner: Individual Differences in Second Language Acquisition (Mahwah, NJ: Lawrence Erlbaum Associates, 2005), 98–101

⁴⁶ Muhammad Al-Munajjid, *Teaching the Qur'an: Principles and Methods* (Riyadh: Islamic Research Center, 2010), 55–60

Published:
September 30, 2026

engagement strategies کو یکجا کیا جائے۔ ایسا نظام نہ صرف قرآن کی تعلیم کو مؤثر بنائے گا بلکہ نئی نسل میں کلام اللہ کے ساتھ مضبوط اور دیرپا تعلق پیدا کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔

لہذا جدید تعلیمی ماحول میں شعبہ حفظ و ناظرہ کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ ادارے روایتی اقدار کو برقرار رکھتے ہوئے جدید تعلیمی تقاضوں کو حکمت کے ساتھ شامل کریں۔ ایک متوازن ادارہ جاتی حکمت عملی ہی ایسا ماحول پیدا کر سکتی ہے جہاں learner قرآن کو صرف ایک مضمون نہیں بلکہ زندگی کی رہنمائی کا ذریعہ سمجھ سکے۔

نتائج و سفارشات: جدید دور میں قرآن کریم کی تعلیم کے لیے متوازن، مؤثر اور پائیدار نظام کا خاکہ
موجودہ تحقیق کے مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ جدید آئی بی سکول ماحول میں شعبہ حفظ و ناظرہ کو درپیش مسائل کا حل صرف تدریسی اوقات میں اضافہ یا روایتی طریقوں کی تکرار میں نہیں بلکہ ایک ایسے متوازن نظام کی تشکیل میں ہے جس میں قرآن کریم کی بنیادی روح، جدید تعلیمی اصول، learner psychology اور مؤثر mentoring کو یکجا کیا جائے۔ قرآن کی تعلیم کا اصل مقصد صرف الفاظ کو یاد کرنا نہیں بلکہ learner کے دل و کردار میں کلام اللہ کی محبت، احترام اور عملی وابستگی پیدا کرنا ہے۔⁴⁷

اس تحقیق کا ایک اہم نتیجہ یہ ہے کہ عصر حاضر کے learners کی تعلیمی ضروریات ماضی کے learners سے مختلف ہیں۔ ڈیجیٹل ماحول، مختلف تعلیمی سرگرمیوں اور بدلتی ہوئی سماجی ترجیحات نے طلبہ کے سیکھنے کے انداز کو متاثر کیا ہے۔ اس لیے شعبہ حفظ و ناظرہ میں ایسے طریقہ تدریس کی ضرورت ہے جو learners کی دلچسپی، توجہ اور انفرادی صلاحیتوں کو مد نظر رکھ سکے۔ جدید تعلیمی نظریات بھی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مؤثر learning اس وقت پیدا ہوتی ہے جب طالب علم تعلیمی عمل میں فعال طور پر شریک ہو۔⁴⁸

تحقیق سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ mentor کا کردار قرآن کی تعلیم میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ ایک کامیاب mentor صرف سبق سننے اور غلطیوں کی اصلاح تک محدود نہیں ہوتا بلکہ learner کی اخلاقی، جذباتی اور روحانی تربیت میں بھی کردار ادا کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمی روایت میں استاد کو ہمیشہ مربی اور رہنما کی

⁴⁷ Muhammad Abdullah Draz, The Qur'an: An Eternal Challenge, trans. Adil Salahi (Leicester: The Islamic Foundation, 2001), 25–27

⁴⁸ John Hattie, Visible Learning: A Synthesis of Over 800 Meta-Analyses Relating to Achievement (London: Routledge, 2009), 22–25

Published:

September 30, 2026

حیثیت حاصل رہی ہے، جو طالب علم کی شخصیت سازی اور کردار کی تعمیر میں معاون ہوتا ہے۔⁴⁹ لہذا جدید آئی بی سکول ماحول میں قرآن mentors کے لیے ضروری ہے کہ وہ تدریسی مہارتوں کے ساتھ تربیتی اور نفسیاتی صلاحیتوں سے بھی آراستہ ہوں۔

اسی طرح تحقیق یہ نتیجہ پیش کرتی ہے کہ learners میں عدم دلچسپی کی وجوہات کو صرف طالب علم کی کمزوری نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ اس کے پس پردہ مختلف تعلیمی، نفسیاتی اور سماجی عوامل موجود ہو سکتے ہیں۔ اگر learner کو مناسب feedback، حوصلہ افزائی، انفرادی رہنمائی اور واضح اہداف فراہم کیے جائیں تو اس کی motivation میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ Self-determination theory کے مطابق اندرونی محرک (intrinsic motivation) کسی بھی سیکھنے کے عمل کو زیادہ مضبوط اور دیر پا بناتا ہے۔⁵⁰

ان نتائج کی روشنی میں چند اہم سفارشات پیش کی جاسکتی ہیں:

اول: آئی بی سکولز میں شعبہ حفظ و ناظرہ کے لیے ایک ایسا نصابی و تربیتی ماڈل تیار کیا جائے جس میں حفظ، تجوید، قرآن فہمی اور اخلاقی تربیت کو یکجا کیا جائے۔
دوم: قرآن mentors کے لیے باقاعدہ professional development programs منعقد کیے جائیں، جن میں جدید تدریسی طریقے، learner psychology، communication skills اور mentoring techniques شامل ہوں۔
سوم: assessment system: کو صرف حفظ کی مقدار تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ learner کی تلاوت کی بہتری، مستقل مزاجی، قرآن سے تعلق اور عملی کردار سازی کو بھی شامل کیا جائے۔
چہارم: ٹیکنالوجی کو معاون ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جائے تاکہ learners کو revision، audio practice اور اپنی progress کو جانچنے میں آسانی ہو۔
پنجم: والدین، mentors اور ادارے کے درمیان مضبوط رابطہ قائم کیا جائے تاکہ learner کے لیے گھر اور سکول دونوں جگہ قرآن سے محبت کا ماحول پیدا ہو سکے۔

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ جدید دور میں قرآن کریم کی تعلیم کے لیے کامیاب نظام وہی ہوگا جو روایتی اسلامی تعلیمی اقدار کو محفوظ رکھتے ہوئے جدید تعلیمی تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ آئی بی سکول سسٹم کے اندر شعبہ حفظ و ناظرہ ایک ایسے متوازن ماڈل کے ذریعے زیادہ مؤثر بنایا جاسکتا ہے جس میں علم، روحانیت، تربیت اور جدید

⁴⁹ أبو حامد محمد الغزالی، إحياء علوم الدين، جلد اول (بيروت: دار المعرفة، 2005)، 55-60

⁵⁰ Edward L. Deci and Richard M. Ryan, Intrinsic Motivation and Self-Determination in Human Behavior (New York: Plenum Press, 1985), 54-60

Published:
September 30, 2026

تدریسی حکمتِ عملی ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہوں۔ ایسا نظام نئی نسل کو نہ صرف قرآن پڑھنے اور یاد کرنے کے قابل بنائے گا بلکہ کلام اللہ کے ساتھ زندگی بھر قائم رہنے والا تعلق بھی پیدا کرے گا۔

حوالہ جات

1. القرآن الکریم
2. البخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری۔ بیروت: دار طوق النجاة، 2001
3. مسلم بن الحجاج۔ صحیح مسلم۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1991
4. الترمذی، محمد بن عیسیٰ۔ جامع الترمذی۔ بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1998
5. ابن الجوزی، محمد بن محمد۔ النشر فی القراءات العشر۔ جلد اول۔ بیروت: دار الکتب العلمیة، 1998
6. الغزالی، ابو حامد محمد۔ احیاء علوم الدین۔ جلد اول۔ بیروت: دار المعرفہ، 2005
7. ابن خلدون، عبد الرحمن۔ مقدمۃ ابن خلدون۔ بیروت: دار الفکر، 2004
8. ابو نعۃ، عبدالفتاح۔ الرسول المعلم ﷺ وأسابیغ فی التعليم۔ حلب: مکتبة المطبوعات الاسلامیة، 1996
9. ندوی، سید سلیمان۔ سیرت النبی ﷺ۔ جلد ششم۔ کراچی: دار الاشاعت، 2007
10. گیلانی، مناظر احسن۔ ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت۔ کراچی: دار الاشاعت، 1991
11. Draz, Muhammad Abdullah. The Qur'an: An Eternal Challenge. Translated by Adil Salahi. Leicester: The Islamic Foundation, 2001
12. Dewey, John. Experience and Education. New York: Macmillan, 1938
13. Dörnyei, Zoltán. The Psychology of the Language Learner: Individual Differences in Second Language Acquisition. Mahwah, NJ: Lawrence Erlbaum Associates, 2005
14. Dweck, Carol S. Mindset: The New Psychology of Success. New York: Random House, 2006
15. Deci, Edward L., and Richard M. Ryan. Intrinsic Motivation and Self-Determination in Human Behavior. New York: Plenum Press, 1985
16. Gardner, Howard. Frames of Mind: The Theory of Multiple Intelligences. New York: Basic Books, 2011
17. Gardner, Howard. The Unschooled Mind: How Children Think and How Schools Should Teach. New York: Basic Books, 1991
18. Hattie, John. Visible Learning: A Synthesis of Over 800 Meta-Analyses Relating to Achievement. London: Routledge, 2009
19. Hattie, John, and Gregory Yates. Visible Learning and the Science of How We Learn. London: Routledge, 2014
20. Kolb, David A. Experiential Learning: Experience as the Source of Learning and Development. New Jersey: Prentice Hall, 1984
21. Prince, Michael. "Does Active Learning Work? A Review of the Research." Journal of Engineering Education 93, no. 3 (2004): 223–231
22. International Baccalaureate Organization. The IB Learner Profile. Geneva: International Baccalaureate Organization, 2013
23. International Baccalaureate Organization. What Is an IB Education? Geneva: International Baccalaureate Organization, 2019
24. Al-Munajjid, Muhammad. Teaching the Qur'an: Principles and Methods. Riyadh: Islamic Research Center, 2010
25. Darling-Hammond, Linda. The Flat World and Education: How America's Commitment to Equity Will Determine Our Future. New York: Teachers College Press, 2010